102

غلام احمد قادیانی

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء — عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

نمبر ۱۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ تین پیسے

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی للعہ ششماہی للعہ سہ ماہی عار

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۳۶ | مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۲۵ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۳ صفر ۱۳۴۴ھ | جلد ۱۳

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز باوجود ضعیف حرارت کے جو حضور کو شام کے وقت ہو جاتی ہے۔ خدا کے فضل اور رحم سے دن بھر کام میں مشغول رہتے ہیں۔ احباب درد دل سے دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کی تائید و نصرت فرمائے۔ حضور دینیہ کاموں کو سرانجام دیتے ہیں کئی ایک مریضوں کو دوائی وغیرہ بھی دیتے رہتے ہیں۔

مریم صدیقہ بنت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے مرض میں کسی قدر تخفیف معلوم ہوتی ہے۔

اہلیہ صاحبہ مفتی محمد صادق کی علالت میں کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب دعاؤں میں یاد رکھیں۔

مندرجہ ذیل مہمان ۲۴ ۔ تا ۲۹ اگست قادیان میں تشریف لائے شاہ ولی صاحب پشاور سے۔ ...خان صاحب نذیر احمد صاحب ضلع گجرات سے رکن دین صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ سے۔ محمد روشن صاحب ... عبدالغنی صاحب ... ہوشیارپور سے۔ شیخ محمد صاحب ... گوجرہ سے چوہدری غلام محمد صاحب ... گڑھ سے۔ شیخ محمد احمد صاحب امرتسر سے

دلچسپ نوٹ

(ترجمہ از ریویو آف ریلیجنز لنڈن)

مسجد عمرؓ میں حضرت فضل عمرؓ

کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی (طوفان کے بعد) یوروشلم کے مقام پر آ لگی تھی۔ درحقیقت اس قدیمی شہر کی ابتدائی تاریخ سخت تاریکی میں ہے۔ لیکن اس بات میں ذرا بھی شک و التباس نہیں۔ کہ یہ شہر مقدس ضرور رہا ہے۔ اور اس کی تقدیس کا سبب وہ قدیمی انبیاء ہیں جو اس سے تعلق رکھتے ہیں۔ بنی اسرائیل تو اس کی طرف منہ کر کے عبادت کرتے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس مقدس جگہ پر بڑی شان و شوکت سے یہوواہ کی عبادت گاہ بنائی تھی۔ جسے بخت نصر بادشاہ نے تباہ کر دیا۔ مگر زو کیاہ نے پھر اپنے وقت میں اس کی بنیادوں کو اٹھایا۔ بعد ازاں جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوروشلم فتح کیا۔ تو انہوں نے پاکوں کی اس پاک جگہ پر ایک مسجد تعمیر کی جسے ۶۸۸ء میں عبدالملک نے پھر بنوایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ جب یورپ تشریف لے گئے۔ تو یوروشلم کو بھی اپنے قدوم میمنت لزوم سے شرف بخشا۔ اور جس جگہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔ عین اسی جگہ آپ نے بھی اس مسجد میں نماز ادا کی۔

اس نوٹ کے ساتھ ریویو آف ریلیجنز میں اس مسجد کا فوٹو بھی دیا گیا ہے۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ معہ اپنے ساتھیوں کے کھڑے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور ریلیجس کانفرنس لنڈن

سر ای ڈینی سن راس سی۔ آئی۔ ای۔ پی۔ ایچ۔ ڈی صدر کانفرنس کمیٹی "ریلیجس کانفرنس لنڈن" کی رپورٹ کے دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"جیسا کہ ہمارا خیال تھا۔ یہ بالکل ناممکن تھا۔ کہ سب مذ

حضرات اس موقعہ پر لنڈن تشریف سے آتے ۔ جنہیں ہم نے اس کانفرنس میں اپنے اپنے مضامین پڑھنے کے لئے مدعو کیا تھا۔ لیکن ہم کام کے شروع کرتے ہی ایک نہایت ہی حوصلہ افزا طریق پر ہماری اس استدعا کو منظور کیا گیا۔ اور ہم یہ معلوم کر کے خاص طور پر محظوظ و مسرور ہوئے ۔ کہ امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے از راہ تلطف و مرحمت اپنے چند متبعین کی رفاقت میں بذات خود اس کانفرنس میں جلوہ آرا ہونے کے لئے جلد بنفس نفیس انگلستان ہونے کا اظہار فرمایا ہے ۔ اس نامی گرامی شخصیت نے پریس میں کافی نام پایا۔ اور ہماری کانفرنس کے لئے بے حد دلچسپی پیدا کرنے والی بنی ؀

ملل غیر کا اسلام کے آگے جھکنا

ایک وقت تھا جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات پر تمام مغرب میں خوفناک طور پر رکیک سے رکیک حملے کئے جاتے تھے ۔ اور آپ کی شان میں گستاخی کے کلمات کہے جاتے تھے ۔ لیکن جب سے حضرت احمد نبی علیہ السلام کا ظہور ہوا ہے ۔ دنیا کی کایا ہی پلٹ گئی ہے ۔ اور اس کی ہر روش میں ایک نہایت ہی خوشگوار تبدیلی واقع ہو رہی ہے ۔ فرقہ وارانہ مناقشات اور مذہبی تعصب آہستہ آہستہ محو ہوتا جاتا ہے ۔ اور اس کی جگہ آزادی خیالی اور آزادی رائے و عقائد لے رہی ہے ۔ چنانچہ ریلیجس کانفرنس کے تذکرہ میں ریویو آف ریلیجنز ذیل کی سطور حوالہ قلم کرتے ہیں :-

"تمام پیغمبر ۔ بدھ ۔ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمام گورو رشی اور اوتار نسل انسانی سے تعلق رکھتے ہیں ۔ اور انسانیت کا یکساں حق ان پر ہے ۔ یہ سب شخصیتیں بحیثیت انسان ہونے کے ہماری ہیں ۔ کسی قوم کو حق نہیں پہنچتا ۔ کہ وہ اس یا اس اسناد کے متعلق کہے ۔ کہ وہ صرف ہمارا ہی ہے اور بس"

قحط ۔ مری ۔ وبائیں اور زلازل

جاپان ۔ چین اور امریکہ ماضی قریب میں پُرخوف اور ایک دل ہلا دینے والے طریق پر آتشزدگیوں اور طوفانوں کے آبی کا تختہ مشق بنے رہے ۔ اور اب ہم دیکھتے ہیں کہ وادی کیلیفورنیا "سینٹی" "سورم نگی" اور "ہاکس بری" بھی ان حوادث کی آماجگاہ بن گئے ۔ اور "رودنیین" نے آسٹریلیا میں یورش کر کے اتلاف جان و مال کو حد درجے تک پہنچا دیا ۔ ایسا ہی کوئینز لینڈ کے ساحلی علاقہ میں بھی طوفان باد و آب نے سخت نقصان پہنچایا ہے ۔

"ٹائمز" میں روس کے متعلق ہم نے پڑھا ہے کہ صوبہ جات بُخاری سوگلیسک ۔ ٹمبوو اور دوسرے اضلاع میں کیفیت حال کی تحقیقات کے لئے ایک خاص کمیشن بھیجا گیا تھا جس سے معلوم ہوا کہ جبکہ موسم خزاں گذر چکا ہے ۔ اس سرزمین کے بے شمار مواضعات میں خوراک بالکل ختم ہے اب یا تو آلوؤں کے بچھے کھچے ٹکڑوں پر ان لوگوں کی بسر اوقات ہے ۔ اور یا اس جئی کو اُبال کر پیٹ بھر رہے ہیں ۔ جو بطور تخم کے ان کے ملک میں لائی گئی ۔ اور بہت سے گھرانے تو دربدر بھیک مانگتے اور دریوزہ گری کرتے پھرتے ہیں ۔ دیگر اضلاع کا بھی یہی حال ہے ۔

ابن آدم کے ظہور کا وقت

"سکرائبرز میگزین" بابت ماہ اکتوبر ۲۴ء میں ڈاکٹر جیگر ایک مضمون میں رقمطراز ہیں ۔ گذشتہ تین سو سال کے اندر تقریباً ہر پچاس سال کے عرصہ میں شمالی امریکہ میں سخت زلزلہ کے دھکے لگتے رہے ہیں ۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ "براعظم امریکہ پر اگر مجموعی نظر ڈالی جائے ۔ اور موجودہ صدی تک اسے دیکھتے چلے آئیں ۔ تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ ۱۸۹۸ء سے لیکر اس وقت تک ایلاسکا کیلیفورنیا گوآٹی مالا ۔ میکسیکو ۔ کوسٹاریکا ۔ جیکا اور پورٹوریکا وغیرہ مختلف علاقہ جات میں آٹھ خوفناک زلزلوں کی ہم پر یورش ہو چکی ہے ۔ جو اندازاً ساڑھے چار چار سال کے وقفے کے بعد ان ۲۶ سالوں میں آئے ہیں "

یہ عجیب اتفاق ہے کہ اس مضمون کے حوالہ قلم ہونے کے بعد آٹھ بھونچال آ گئے ۔ اور کس خوبی کے ساتھ انجیل کے یہ الفاظ پورے ہو گئے کہ تب زلزلے آئیں گے ۔ قحط اور مری پڑیگی ۔ کیا یہ ابن آدم کے ظہور کا وقت نہیں ؟

اخبار احمدیہ

ضلع امرتسر کی جماعتوں کو اطلاع

جماعت احمدیہ امرتسر کا سالانہ جلسہ بعد نماز مغرب ۸ و ۹ ستمبر کو قرار پایا ہے ۔ جناب حافظ روشن علی صاحب ۔ جناب میر قاسم علی صاحب ۔ جناب مفتی محمد صادق صاحب ۔ جناب مبلغ شیخ محمد یوسف صاحب ۔ جناب شیخ عبدالرحمان صاحب مصری ۔ اور مولوی عبدالکریم صاحب دارالتبلیغ کے تشریف لا کر تقریریں کرینگے ۔ لہذا جملہ احباب ضلع امرتسر کی خدمت میں التماس ہے ۔ کہ وہ شامل جلسہ ہو کر شکریہ کا موقعہ دیں اور علماء کی تقریروں سے مستفیض ہوں ۔ غلام محمد سیکرٹری تبلیغ امرتسر

امرتسر میں الفضل کی ایجنسی

جو اصحاب امرتسر تشریف لائیں ۔ یا ریل پر سے گذریں ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اخبار الفضل امرتسر سٹیشن پر محمد حسین صاحب اخبار فروش سے اور شہر میں چوک کرموں ڈیوڑھی سے دستیاب ہو سکتا ہے ۔

نور ہسپتال کی ضروریات

الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں نور ہسپتال کی ضروریات کے ہیڈنگ کے ماتحت بعض چیزوں کی فہرست درج کر کے احباب سے ان کے مہیا کرنے کی درخواست کی گئی تھی ۔ جس پر بعض دوستوں نے توجہ فرمائی ہے ۔ چنانچہ ڈاکٹر محمد منیر صاحب خلف جناب ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب امرتسر نے ۳ درجن بنڈیج اور ۳ درجن بیکٹ گاز کے ارسال فرمائے ہیں ۔ جزاکم اللہ ۔

نیز مکرمی جناب حافظ ملک محمد صاحب نے دہلی کے بعض دوستوں کی طرف سے ۱۶ تکیے اور ایک تھان کھدر جلد روانہ کرنے کی اطلاع دی ہے (گو ابھی موصول نہیں ہوئے) جزاکم اللہ

اُمید ہے کہ احباب مندرجہ ذیل چیزیں بھیجکر ثواب حاصل کرینگے ۔ کونین ۔ چادر لٹھہ ۔ تھان کھدر ۔ روئی ۔ گدیلہ کمبل ۔ خاکسار حشمت اللہ

دعاء مغفرت

مولوی غلام محمد صاحب کا جو حکیم محمد الدین صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کے عزیز تھے ۔ بعارضہ سل ۲۷ اگست ۲۵ء انتقال ہو گیا ہے ۔ احباب عزیز مرحوم کے لئے دعاء مغفرت فرمائیں ۔ عزیز مرحوم مدرسہ احمدیہ کا تعلیم یافتہ تھا ۔ اور تبلیغ سلسلہ کا بہت جوش رکھتا تھا ۔ خاکسار محمد اسمٰعیل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

وی پی آتے ہیں

جن خریداران الفضل کا چندہ ۱۵ اگست تا ۱۵ ستمبر ختم ہوتا ہے ان کے نام اگلا پرچہ وی پی ہو گا ۔ وی پی کے انکاری نہ بھیجنے والوں کا پرچہ تا وصولی قیمت زیر امانت رہیگا ۔ مینجر الفضل قادیان

اُستانی کی کہانیاں

اس نام کا ایک چھوٹا سا رسالہ میاں سلطان احمد صاحب چودھری ایڈیٹر رسالہ اُستانی نے شائع کیا ہے ۔ جس میں چھوٹے بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی سبق آموز کہانیاں جمع کر دی گئی ہیں ۔ طرز تحریر آسان اور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۲۵ء

پاداش ظلم وستم

اٹلی کے مقابلہ میں کابل کی ذلت آمیز شکست

نمبر (۱)

کابل جس نے بے کس اور بے گناہ احمدیوں کو باوجود ان کے مال وجان کی حفاظت اور نگہداشت کا تحریری اقرار کرنے کے نہایت وحشت اور درندگی کے ساتھ سنگسار کر کے ہلاک کیا تھا۔ اور جو اس خلاف انسانیت فعل پر بہت کچھ نازاں تھا۔ اس جفاکاری کے تھوڑے ہی دن بعد پکڑا گیا۔ اور ایسا پکڑا گیا۔ کہ ساری دنیا میں اسے ذلیل ورسوا ہونا پڑا۔

احمدیوں کی سنگساری کی وجہ اختلاف عقائد بتلائے پر جب ہر چہار اطراف سے کابل پر لعنت ملامت کی بوچھاڑ شروع ہوگئی۔ اور نہ صرف دیگر مذاہب کے لوگوں نے بلکہ خود مسلمانوں کے اعلےٰ طبقہ نے بھی اسے انسانیت سے گرا ہوا فعل قرار دیا۔ تو کابل اور اس کے نادان ہوا خواہوں نے یہ نامعقول عذر گھڑا۔ کہ چونکہ احمدیوں کی وجہ سے ملکی انتظام اور سیاسی رُعب داب میں رخنہ پڑتا تھا۔ اس لئے انکو سنگسار کیا گیا۔ لیکن ایک طرف تو کابل آج تک باوجود پے در پے مطالبات کے اس بات کا کوئی ثبوت نہیں دے سکا کہ ان احمدیوں نے جنہیں سنگسار کیا گیا۔ کابل کے کس ملکی قانون کی خلاف ورزی کی۔ کونسا فتنہ پیدا کیا۔ کس قسم کا فساد پھیلایا اور دوسری طرف خاص دارالسلطنت کابل میں ایک اکیلے اطالوی نے یہی سب کچھ کیا۔ اور جب اسے سزا دی گئی۔ جس کا وہ ہر طرح مستحق تھا۔ تو اٹلی نے کابل کو ایسا دبایا۔ ایسا دبایا۔ کہ اسے یکسر اپنے ملکی قانون کا احترام بھول گیا۔ ملکی انتظام بھی یاد نہ رہا۔ اور سیاسی رعب وداب بھی خواب و خیال ہو گیا۔ ان سب باتوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے اٹلی سے نہ صرف گڑگڑا کر معافی مانگ لی۔ بلکہ زرِ تاوان بھی ادا کر دیا۔ اور پولیس کے اعلیٰ افسر کو بھی برطرف کر دیا۔

ذرا خیال تو کرو۔ ایک حکومت کے لئے اس سے بڑھ کر ذلت اور رسوائی کیا ہو سکتی ہے۔ جو کابل کو برداشت کرنا پڑی۔ ایک ایسا شخص جو اس کا تنخواہ دار نوکر تھا۔ بقول اخبار "امان افغان" خاص دارالسلطنت میں آئے دن ہنگامہ وفساد کرتا رہتا تھا۔ اور وہ بھی عام لوگوں کے ساتھ نہیں۔ بلکہ سرکاری ملازموں کے ساتھ۔ اور جب ایک دن اس کی شرارتوں سے تنگ آکر پولیس کا دستہ اسے گرفتار کرنے کے لئے گیا۔ تو نہ صرف اس نے گرفتار ہونے سے انکار کر دیا۔ بلکہ تن تنہا پولیس گارد کا مسلح مقابلہ کیا اور ایک پولیس مین کو ہلاک بھی کر دیا۔ اس کے بعد پولیس اسے گرفتار کر لیتی ہے۔ اور اس پر مقدمہ چلایا جاتا ہے۔ لیکن مقدمہ چلانے والوں کی عقل و سمجھ پر ایسے پردے پڑ جاتے ہیں۔ اور وہ ایسے رنگ اور ایسے طریق سے اسے پھانسی پر چڑھاتے ہیں۔ کہ لینے کے دینے پڑ جاتے ہیں۔ اور ایک خونی۔ ایک قاتل اور ایک فتنہ انگیز شخص کو سزا دینے کا یہ نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ اٹلی اس کے متعلق حکومت کابل سے معافی مانگنے اور تاوان ادا کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور نہ صرف مطالبہ کرتا ہے۔ بلکہ بزور منوانے کا اعلان بھی کر دیتا ہے۔

اٹلی کے اس الٹی میٹم پر بے حد واویلا مچایا جاتا ہے۔ کابل کا اخبار جسے "زمیندار" "حکومت افغانستان کی سرکاری زبان امان افغان" قرار دے چکا ہے۔ کابل کی کارروائی کو حق بجانب قرار دیتا ہوا یہاں تک لکھ دیتا ہے کہ "اٹلی کے الٹی میٹم کی وقعت افغانوں کے نزدیک پرِ پشہ سے زیادہ نہیں" (زمیندار ۳۰ جولائی)

پھر خاص کابل میں ایک جلسہ منعقد کیا جاتا ہے۔ جس کی طول و طویل روئداد ہندوستان کے اخبارات میں بھیجی جاتی ہے۔ اسمیں اٹلی کے خلاف بڑے غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے "دولت خداداد کابل" سے یہ درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اٹلی کے اس ہتک آمیز اور ذلیل کن الٹی میٹم کو نہ صرف پائے استحقار سے ٹھکرا دے بلکہ ایسا جواب دے۔ جو اٹلی کو تو خاص طور پر ہمیشہ کے لئے یاد رہے۔ لیکن یورپ کی دوسری قومیں بھی اس سے تھرا جائیں۔ ہندوستان کے دیگر مسلمان اخبارات عموماً اور زمیندار خصوصاً اٹلی کے خلاف پے در پے اس قدر مضمون لکھتا ہے کہ گویا حکومت کابل کے سیاہ و سفید کا مختار کل یہی ہے۔ اور ایسے طریق اور ایسے رنگ میں لکھتا ہے کہ کم از کم کابل کی وزارت خارجیہ کے عہدہ پر مولوی ظفر علیخان صاحب خود براجمان ہیں۔ لیکن انجام کیا ہوتا ہے۔ یہ کہ کابل باوجود ایک ایسے قاتل کو جس نے اسکے ایک عہدہ دار کو فرائض مفوضہ ادا کرتے ہوئے نشانہ تفنگ بنا دیا تھا۔ پھانسی کی سزا دینے پر اٹلی سے معافی مانگنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اور اپنی خیریت اسی میں سمجھتا ہے کہ معافی مانگنے کے ساتھ ہی چھ ہزار پونڈ تاوان بھی پیش کر دے۔ اور کابل کی پولیس کے کمانڈر کو موقوف کر دے۔ آج تک دنیا کے پردہ پر کوئی ایسی مثال موجود نہ ہوگی کہ ایک ایسے مجرم کو سزا دینے کی پاداش میں جس کا جرم ثابت ہو چکا ہو۔ جو اپنے جرم کا خود اقرار کرتا ہو۔ اور جرم بھی کوئی معمولی نہ ہو۔ بلکہ یہ ہو۔ کہ اس نے حکومت کے ایک ملازم کو اس کا فرض ادا کرنے سے باز رکھنے کے لئے قتل کر دیا ہو۔ ایک حکومت کو معافی مانگنی اور تاوان دینا پڑا ہو۔ اور کابل کی پیشانی پر بھی اگر بے گناہ احمدیوں کے سفاکانہ قتل کے ٹیکے نہ لگے ہوتے تو اسے بھی اس قدر ذلت اور رسوائی کا سامنا نہ ہوتا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے چونکہ اسے یہ دکھانا تھا۔ کہ بے کس اور بے گناہ احمدیوں کے قتل پر تکبر و غرور کرنیوالوں اور آیندہ کے لئے بھی احمدیوں کے ساتھ یہی سلوک کرنے کی دھمکی دینے والوں کی گردن مروڑنے اور ان کے گھمنڈ کو خاک میں ملانے والے بھی اسی دنیا میں موجود ہیں۔ اس لئے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ جن کے نتیجہ میں کابل کو حد درجہ کی ذلت اٹھانی پڑی۔ اور وہ اس طرح کہ کابل نے بجائے اسکے کہ قاتل کو قتل کے جرم میں سزا دیتا۔ پہلے تو خون بہا لے کر اسے چھوڑ دیا۔ اور پھر نہ معلوم کس خیال سے دوبارہ گرفتار کر کے دار پر کھینچ دیا۔ اس سے اٹلی کو ایسا الٹی میٹم دینے کا موقعہ مل گیا۔ جسے ساری دنیا کے اخبارات نے اور خود کابل نے نہایت ہی ہتک آمیز اور ذلیل کن قرار دیا۔ اور ہندوستان کے مسلمانوں نے متفقہ طور پر مشورہ دیا۔ کہ اٹلی کے مطالبات کو ہرگز ہرگز قبول نہ کیا جائے۔ لیکن کابل کو اپنی حقیقت معلوم تھی۔ اور جب سے اٹلی نے اس کے بنک اور سامان کو ضبط کیا تھا۔ اسوقت سے اور بھی زیادہ معلوم ہو گئی تھی۔ اس لئے اس نے سوائے اس کے کوئی چارہ نہ دیکھا۔ کہ ذلت اور رسوائی کو برداشت کر کے اٹلی کے آگے سر تسلیم خم کر دے اور بلا چون و چرا اس کے مطالبات منظور کرے۔

ان تمام حالات پر نظر کرنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے مظلوم احمدیوں کے ظلم کی پاداش میں

کابل کے لئے یہ سامان ذلت و مجالت پیدا کئے۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں اسے دکھا دیا کہ ظالم اور جفا کار اس دنیا میں بھی ذلیل و رسوا ہونے سے بچ نہیں سکتا۔ خواہ وہ کسی سلطنت کا حکمران ہی کیوں نہ ہو اور مظلوم گدائے بے نوا۔

کابل اور اہل کابل کو دست قدرت نے یہ ایک ایسا طمانچہ رسید کیا ہے۔ جس سے ان کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ اور انہیں آیندہ ظلم و ستم سے ہاتھ دھو ڈالنے چاہئیں ورنہ یاد رکھیں۔ اگر وہ خدا تعالےٰ کے بے گناہ بندوں اور اس کے دین کے سچے خادموں کو اپنی وحشت اور درندگی کا شکار بناتے رہینگے۔ تو خدا تعالیٰ بھی اس کا بدلہ انہیں اسی دنیا میں دیتا رہے گا۔ اور آخرت میں جو کچھ ہوگا۔ وہ علیحدہ ہوگا۔

کابل کے نادان دوستوں نے یہ دیکھ کر کہ اتنی کسی رستہ سے کابل پر چڑھائی نہیں کر سکتا۔ کابل کی طاقت اور شوکت کے بڑے بڑے قلعے تعمیر کئے تھے۔ اور جوں جوں اس بارہ میں وقت گذرتا گیا۔ وہ ان خیالی قلعوں کو زیادہ سے زیادہ بلند کرتے گئے۔ اب انہیں یک لخت دھڑام سے گرتے دیکھ کر صدمہ اور ملال ہوگا۔ مگر یہ ان کی اپنی نادانی اور جہالت کا نتیجہ ہے۔ جو نہ صرف ان کے لئے شرم و ندامت کا باعث ہوئی۔ بلکہ کابل کی ذلت میں بہت زیادہ اضافہ کرنے والی بھی بنی۔ ہم آیندہ بتائینگے۔ کہ "زمیندار" جیسے اخبار نے جو ہندوستان میں سب سے بڑھکر کابل کا خدمتگذار ہونے کا مدعی ہے۔ کابل کی جھوٹی۔ بے جا اور بے بنیاد تعریفوں کے پل باندھکر اس کے لئے کس قدر سامان مجالت مہیا کیا۔ اور اس کے لئے کیسا نادان دوست ثابت ہوا ۔

غیر احمدی مولویوں کی ایک نئی چال

" حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور حال میں ایک خط موصول ہوا ہے۔ جس سے غیر احمدی مولویوں کی ایک نئی چال کا پتہ لگتا ہے۔ جو احمدیوں کو دھوکہ دیکر گمراہ کرنے کے لئے اختیار کی گئی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے :۔

چندروز کا ذکر ہے۔ موضع جھٹ ضلع لدھیانہ میں ایک مولوی صاحب آئے۔ جو اپنے آپ کو احمدی کہکر وفات مسیح کے متعلق وعظ کرنے لگ گئے۔ بعض غیر احمدیوں نے جب اس کے خلاف کچھ کہا۔ تو کہنے لگے۔ تم اپنے علماء کو بلاکر بحث کرالو۔ اسپر ایک اور مولوی صاحب کو لایا گیا۔ جن سے گفتگو کرتے ہوئے اول الذکر مولوی صاحب بات بات پر ہنستے اور موافق و مخالف باتیں کہتے جاتے۔ تھوڑی دیر کی قیل و قال کے بعد اعلان کر دیا کہ یہی احمدیت نا بے ثابت ہوئی اور احمدیوں کو کہلا بھیجا۔ کہ مجھے صحیح بات سمجھ آگئی ہے تم بھی توبہ کرلو۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں پر اس چالبازی کا کوئی اثر نہ ہوا۔

اس خط کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو ارشاد فرمایا ہے۔ ناظرین اخبار کو اس سے سب احمدیوں کو خاص طور پر آگاہ کر دینا چاہیئے۔ اور وہ یہ ہے کہ کسی غیر معروف آدمی سے کبھی وعظ نہ کرایا جائے۔ اور نہ اسے اپنی طرف سے مباحث مقرر کیا جائے۔

چونکہ غیر احمدی مولویوں نے کھلے طور پر مقابلہ کرنے میں اپنی ناکامی اور نامرادی دیکھکر یہ ڈھنگ اختیار کیا ہے۔ اسلئے احمدی احباب کو اسبارے میں بہت ہوشیار رہنا چاہیئے اور ثابت کر دینا چاہیئے۔ کہ باطل کبھی باطل ذرائع سے کامیاب نہیں ہو سکتا ۔

سرکاری قرضہ کا اشتہار

الفضل میں سرکاری قرضہ کا جو اشتہار شایع ہو رہا ہے اس کے متعلق یہ اعلان کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو احمدی اصحاب قرضہ دیں۔ انہیں اس شرط پر دینا چاہیئے۔ کہ وہ سُود نہ لینگے۔ اور اگر یہ شرط منظور نہ ہو۔ تو پھر مجبوراً جس قدر سُود کی رقم انہیں لینی پڑے۔ اُسے اپنے ذاتی مصارف میں استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسب ذیل ارشاد کے ماتحت اشاعت اسلام کے لئے دیدینا چاہیئے۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں :۔

"ہمارا یہی مذہب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہی ہمارے دل میں ڈالا ہے۔ کہ ایسا روپیہ اشاعت دین کے لئے خرچ کیا جائے۔ یہ بالکل سچ ہے۔ کہ سود حرام ہے لیکن اپنے نفس کے واسطے۔ اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں جو چیز جاتی ہے۔ وہ حرام نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ حرمت اشیاء کی انسان کے لئے ہے۔ نہ کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے۔ پس سُود اپنے نفس کے لئے بیوی بچوں احباب رشتہ داروں اور ہمسایوں کے لئے بالکل حرام ہے۔ لیکن اگر یہ روپیہ خالصتہً اشاعت دین کے لئے خرچ ہو۔ تو ہرج نہیں ہے۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ اسلام بہت کمزور ہو گیا ہے۔"

پس ذیقدرت اصحاب کو اس سرکاری قرضہ میں حصہ تو ضرور لینا چاہیئے۔ کیونکہ اس ذریعہ سے بہتری زمین بآسانی اور سہولت سے حاصل ہو سکے گی۔ جو بہت نفع بخش چیز ہے لیکن اس رقم پر جس قدر سود ملے۔ اس کا ایک پیسہ بھی کسی اور غرض کے لئے نہ خرچ کیا جائے۔ اور اشاعت اسلام میں صرف کرنے کے لئے مرکز میں بھیجدیا جائے ۔

سیتا جی کی شادی کتنی عمر میں ہوئی

آریوں کی طرف سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر بڑے شدّ و مد کے ساتھ ایک یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ آپ نے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بہت چھوٹی عمر میں شادی کرلی تھی۔ حالانکہ ان کی عمر رخصتانہ کے وقت ۹ سال کے قریب تھی۔ اور عرب کے سے گرم علاقہ میں یہ بلوغت کی عمر ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ لیکن ناظرین کرام یہ سُنکر حیران ہونگے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اعتراض کرنے والوں کے بہت بڑے بزرگ اور خدا کے اوتار رام چندر جی نے جب سیتا جی سے شادی کی۔ تو اس وقت سیتا جی کی عمر صرف چھ سال کی تھی۔ جیسا کہ مولوی معین الدین احمد صاحب پروفیسر فارسی الفنسٹن کالج بمبئی نے جو سنسکرت زبان کے ماہر ہیں۔ حال ہی میں اصل سنسکرت کتب رامائن اور مہابھارت کے حوالوں سے ثابت کیا ہے۔ مثلاً ایک شلوک رامائن ارنیہ کانڈم سرگ ۴۷ کا انھوں نے یہ پیش کیا ہے سیتا رانی فرماتی ہیں :۔

"جب ہمارے بیاہ کو بارہ برس گذر گئے۔ اسوقت میری عمر ۱۸ سال اور میرے دولھا کی عمر ۲۵ سال کی تھی۔"

حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کی شادی پر اعتراض کرنیوالے آریہ اس حوالہ پر غور فرمائیں۔

غیر عورتوں مردوں کے ملنے کے خراب نتایج

چند ہی دن ہوئے "آریہ گزٹ" نے اسلام پر یہ اعتراض کیا تھا کہ اس میں عورتوں کو غیر مردوں سے کھلے بندوں ملنے جلنے اور خلا ملا رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ مگر وہ اپنے ۱۳ اگست کے پرچہ میں ماریشس کے حالات کے سلسلہ میں خود اس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ وہاں کے آریہ سکولوں میں عورتوں مردوں کے ملکر پڑھانے سے خراب نتایج نکلتے ہیں۔ چنانچہ اس کے اصل الفاظ حسب ذیل ہیں :۔

مولوی محمد علی صاحب اور نبوت مسیح موعود (علیہ السلام)

سال رواں کے ماہ اپریل میں مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے ایک رسالہ بنام "مسیح موعود اور ختم نبوت" شائع کیا ہے۔ جو مغالطوں سے پُر ہونے کی وجہ سے سر تا پا مولوی صاحب کی دیانت و امانت کا مرقع ہے۔ جس کا مفصل جواب خاکسار نے بحول اللہ وقوتہ تحریر کر لیا ہے۔ جو انشاء اللہ عنقریب شائع ہو کر بتا دے گا۔ کہ مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو پیش کرنے میں کہاں تک دیانت و امانت سے کام لیا ہے۔ اور کس طرح اپنے آقا کی تحریروں کو کانٹ چھانٹ کر پیش کرتے ہوئے مریدی کا حق ادا کیا ہے۔

فی الحال میں مشتے نمونہ از خروارے چند باتیں ناظرین "الفضل" کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ جو انشاء اللہ اس بات کی حقیقت کو واضح کر دینگی۔ کہ مولوی صاحب نے اس کتاب کو لکھتے ہوئے کہاں تک مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو مدنظر رکھا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ وعلی متبوعہ الف الف صلوٰۃ وسلام نے اپنی کتاب میں اپنی نبوت کی قسم سمجھانے کے لئے اپنے تئیں ظلی نبی قرار دیا۔ جس سے آپ کا یہ مطلب تھا۔ کہ آپ نے انعام نبوت بتوسط آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حاصل کیا ہے۔ اور آپ براہ راست اور تشریعی نبی نہیں۔ مگر مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کے نزدیک ظلی نبوت سے مراد عدم نبوت یا ولایت ہے۔ چنانچہ آپ کتاب مذکور کے صفحہ ۲ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"پھر (مسیح موعود (علیہ السلام) نے) اس کو ظلی نبوت کہہ کر یہ بھی بتا دیا۔ کہ نبوت نہیں کیونکہ ظل کا لفظ ساتھ لگانے سے اصلیت کا انکار مقصود ہوتا ہے۔ جیسے ظل اللہ کبھی اللہ کو نہیں کہتے بلکہ غیر اللہ کو کہیں گے۔ جس میں کوئی الٰہی صفت جلوہ گر ہو (جیسے حدیث میں سلطان عادل کو ظل اللہ کہا ہے) اسی طرح نبوت کو ظلی نبوت نہیں کہیں گے۔ بلکہ ولائت کو ظلی نبوت کہا جائے گا جو نبوت نہیں مگر نبوت کے انوار و برکات اس میں ہیں"

مولوی صاحب نے ظلی نبی کے الفاظ کو ظل اللہ کے محاورہ پر قیاس کر کے یا تو خود غلطی کھائی ہے۔ اور مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو مدنظر نہیں رکھا۔ یا قصداً سادہ لوحوں کو مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے تئیں ان معنوں میں ظلی نبی قرار نہیں دیا۔ کہ آپ نبی نہیں۔ محض ولی ہیں۔ چنانچہ حضور حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۹۱ پر فرماتے ہیں:۔

"غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی"

یہ حوالہ بغیر کسی تشریح کے بتا رہا ہے۔ کہ پہلے اولیاء میں سے کوئی شخص نبی نہ تھا۔ بلکہ امت محمدیہ میں آج تک کوئی شخص بجز حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) کے نبی نہیں ہوا۔ کیونکہ وہ تمام لوگ کثرت مکالمہ مخاطبہ اور امور غیبیہ سے جو شرط نبوت ہے محروم رہے۔ اگر حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) کے نزدیک ظلی نبوت سے مراد محض ولائت اور عدم نبوت ہوتی۔ تو آپ اولیاء امت کو ایسی نبوت اور نبوت کی شرط سے محروم قرار نہ دیتے۔ بلکہ صاف لکھتے کہ جس طرح دوسرے اولیا امت ولائت کے پائے جانے سے ظلی نبی بمعنی غیر نبی ہیں۔ اسی طرح میں بھی نبی ہوں۔ اور مجھے دوسرے اولیاء سے ظلی نبوت کا مرتبہ ملنے میں کوئی خصوصیت نہیں۔ پس اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود کی ظلی نبوت سے مراد ولائت محضہ نہیں بلکہ ایسی نبوت مراد ہے۔ جو آج تک اولیاء امت سے کسی کو حاصل نہیں ہوئی۔ پس مولوی محمد علی صاحب کا ظل اللہ کے محاورہ پر قیاس کرتے ہوئے ظلی نبوت سے مراد ولائت اور عدم نبوت لینا سراسر مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر کے خلاف ہے۔

علاوہ ازیں خود مولوی صاحب اپنی تحریر میں مقر ہیں۔ کہ ظل اللہ اس وجہ سے غیر اللہ ہوتا ہے۔ "کہ اس میں کوئی الٰہی صفت جلوہ گر ہوتی ہے" جیسے حدیث میں محض عدل کی وجہ سے سلطان عادل کو ظل اللہ کہا گیا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں عادل بادشاہ محض صفت عدل کے جلوہ گر ہونے سے اللہ نہیں کہلا سکتا۔ مگر جو وجود آنحضرت صلعم کا کامل ظل اور بروز ہو۔ ایسے کامل ظل اور بروز کو ظل اللہ کے محاورہ پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ ظل اللہ خدا کا ناقص ظل ہے اور مسیح موعود نبی کریم صلعم کے ایسے کامل ظل ہیں۔ کہ کمالات محمدیہ کے ساتھ نبوت بھی آپ کے آئینہ ظلیت میں منعکس ہو گئی ہے۔ ایسے کامل بروز کو نفی نبوت کا ثبوت دینے کے لئے ناقص بروز پر قیاس کرنا سراسر قیاس مع الفارق ہے۔ اور آنحضرت صلعم کی نبوت عالیہ کی توہین ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نزول المسیح کے صفحہ ۳ پر فرماتے ہیں:۔

"اس نکتہ کو یاد رکھو۔ کہ میں رسول اور نبی نہیں ہوں یعنی باعتبار نئی شریعت نئے دعویٰ اور نئے نام کے اور میں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے میں وہ آئینہ ہوں۔ جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے"

اس تحریر میں صاف حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) نے اپنے وجود کو کامل ظل قرار دے کر اس میں محمدی شکل کے علاوہ محمدی نبوت کو بھی کامل طور پر منعکس مانا ہے۔ اور اس کے بعد صاف بتا دیا ہے۔ کہ ظلی نبوت سے مراد عدم نبوت یا ولایت محضہ نہیں ہے چنانچہ صفحہ ۳ و ۴ پر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ جانتا تھا۔ کہ آنحضرت صلعم کو اس نے خاتم الانبیاء ٹھہرایا ہے۔ اور پھر دونوں سلسلوں (سلسلہ موسوی و محمدی یا ناقل) کا تقابل پورا کرنے کے لئے یہ ضروری تھا۔ کہ موسوی مسیح کے مقابل پر محمدی مسیح بھی شان نبوت کے ساتھ آتے۔ تا اس نبوت عالیہ (نبوت محمدیہ ناقل) کی کسرشان نہ ہو۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے میرے وجود کو ایک کامل ظلیت کے ساتھ پیدا کیا۔ اور ظلی طور پر نبوت محمدیہ اس میں رکھ دی۔ تا ایک معنی سے مجھ پر نبی اللہ کا لفظ صادق آئے۔ اور دوسرے معنوں سے ختم نبوت محفوظ رہے"

اس تحریر سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ظلی نبوت سے مولوی محمد علی صاحب کی طرح محض انوار برکات نبوت کا ملنا مراد نہیں لیا۔ بلکہ اپنے تئیں کامل ظل قرار دیکر نبوت محمدیہ کا ملنا تحریر فرمایا ہے۔ اور ظلی نبوت کو ایسی نبوت قرار دیا ہے۔ جو مسیح ناصری سے کسی طرح کم نہیں۔ کیونکہ آپ نے صاف لکھا ہے۔ کہ میں شان نبوت کے ساتھ آیا ہوں تا دونو سلسلوں کا تقابل پورا ہو۔ اگر ظلی نبوت یا شان نبوت کے ملنے سے محض عدم نبوت اور ولائت مراد ہے۔ تو نہ تو دونو سلسلوں کا تقابل ہی پورا ہو سکتا ہے اور نہ اس میں آنحضرت صلعم کی نبوت کی کچھ عزت ہے۔ کیونکہ جب موسوی مسیح نبی ہوا اور محمدی مسیح باوجود شان نبوت کے پائے جانے کے مولوی محمد علی صاحب کے خیال کے مطابق غیر نبی ہوا۔ تو دونو سلسلوں کا تقابل کیسے پورا ہوا۔ پس ظلی نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک اصطلاح ہے اور کسی شخص کا حق نہیں کہ اس کو ظل اللہ کے محاورہ پر قیاس کرتے ہوئے اس کے وہ معنے لے جو خود مصطلح نے نہیں لئے۔ اصطلاح کے ہمیشہ وہی معنے لئے جاتے ہیں۔ جو مصنف نے مراد لئے ہوں۔ اس کو دوسرے محاورات پر قیاس کرنا سراسر نادانی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آخری خط مندرجہ اخبار عام میں جب صاف کہتے ہیں۔ کہ میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں [illegible] حقیقۃ الوحی میں قرآن مجید کی آیت لا یظہر علیٰ غیبہ

بعد آگ الا من ارتضیٰ من رسول سے نبوت کے معنے کرتے ہوئے امت محمدیہ میں محض [illegible] میں اس آیت کا مصداق قرار دے کر قرآنی معنوں میں اپنے نبی ظاہر فرماتے ہیں۔ اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰ اور ضمیمہ الوصیت صفحہ ۱۲ میں نبیوں کے متفقہ معنوں کے رو سے بھی اپنے تئیں نبی کہتے ہیں۔ اور تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۴۳ میں صرف تیرہ سو سال میں اپنے تئیں ظلی نبی قرار دیتے ہیں۔ تو آپ کی ظلی نبوت سے کسی کا یہ سمجھنا کہ آپ ولیوں کی طرح ناقص طور پر نبی کریم کا ظل ہیں۔ اور غیر نبی ہیں یہ سراسر مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو عدم تدبر سے دیکھنے کا نتیجہ ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۳۸ پر ارشاد فرماتے ہیں:-

"ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے۔ کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتداء اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں۔ کوئی مرتبہ شرف و کمال اور کوئی مقام عزت و قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلعم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تحریر صاف بتاتی ہے۔ کہ امت محمدیہ کو جو مقام عزت و قرب اور جو رتبہ شرف و کمال کا حاصل ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی وہ ظلی طور پر ہی حاصل ہوتا ہے۔ یعنی اگر کوئی مومن ہوتا ہے تو ظلی طور پر۔ متقی ہوتا ہے تو ظلی طور پر۔ قرب و عزت پاتا ہے تو ظلی طور پر۔ نبی ہوتا ہے تو ظلی طور پر۔ صراط مستقیم پاتا ہے تو ظلی طور پر۔ صالح ہوتا ہے تو ظلی طور پر۔ شہید ہوتا ہے تو ظلی طور پر۔ صدیق ہوتا ہے تو ظلی طور پر۔ ... ہوتا ہے تو ظلی طور پر۔ اب اگر ظلی طور پر کسی چیز کا ملنا نہ ملنے کے برابر ہے (جیسے مولوی محمد علی صاحب کا خیال ہے) تو معلوم ہوا کہ اس امت میں کوئی صالح ہو سکتا ہے۔ نہ شہید نہ صدیق ہو سکتا ہے نہ مومن نہ متقی ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی صراط مستقیم پا سکتا ہے کیونکہ تمام مدارج اور سب شرف و مقام اسے ظلی طور پر ملتا ہے۔ جو در اصل نہ ملنے کے برابر ہے۔ کیا مولوی محمد علی صاحب ظلی مومن۔ ظلی متقی۔ ظلی صالح۔ ظلی ولی ظلی شہید۔ ظلی صدیق۔ ظلی طور پر صراط مستقیم پانے والے کو ظل اللہ کے محاورہ پر قیاس کرتے ہوئے یہ اعلان کرنے کے لئے طیار ہیں۔ کہ اس امت میں کوئی شخص مومن۔ متقی صالح اور صراط مستقیم پانے والا وغیرہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مسیح موعود کی تحریر کے مطابق یہ سب کچھ ظلی طور پر ملتا ہے۔ اور ظل اللہ کا محاورہ بتاتا ہے کہ ظلی طور پر ملنا در اصل نہ ملنے کے برابر ہے۔ اگر مولوی محمد علی صاحب ایسا اعلان کرنے کے لئے طیار ہوں۔ اور یقیناً وہ ہرگز طیار نہ ہونگے۔ تو جب وہ خود ظلی مومن اور ظلی صالح اور ظلی صدیق شہید وغیرہ کو ظل اللہ کے محاورہ پر قیاس کرنے کے لئے طیار نہیں۔ تو ان کا کیا حق ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو نظر انداز کرتے ہوئے ظلی نبی کی اصطلاح کو ظل اللہ کے محاورہ پر قیاس کر کے مخلوق خدا کو دھوکہ دیں؟

قاضی محمد نذیر مولوی فاضل و منشی فاضل پریذیڈنٹ
انجمن احمدیہ۔ لائل پور

حضرت خلیفہ ثانی کا ترجمۃ القرآن اور ایک احمدی خاتون کا اعلان

پیارے الفضل اور اس کے کارکنوں کو اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔ جو ہم دور افتادوں کو حضرت امام کے ارشاد پہنچا کر تعمیل کرنے اور مستفید ہونے کا موقعہ بخشتے ہیں۔

ترجمہ قرآن شریف کے متعلق حضور کا ارشاد اکثر بھائی بہنوں نے الفضل میں پڑھا ہوگا۔ اس کے متعلق میں نے قلم اس لئے نہیں اٹھایا کہ اس کی اشاعت کی طرف توجہ دلاؤں۔ کیونکہ یہ ایسی چیز ہے۔ جس کے فوائد ہماری جماعت پر روشن ہیں۔ قرآن کریم کے سیکھنے کا شوق رکھنے والا [illegible] ہوگا۔ اسی حربہ کو لے کر ہماری جماعت نے دنیا کو فتح کرنا ہے اور اس مشعل سے دنیا کو روشنی پہنچانا ہے۔ پس یہ تو یقینی بات ہے۔ کہ جماعت اس ترجمہ کو طبع ہوتے ہی ہاتھوں ہاتھ لے لیگی۔ مگر میں اس کے متعلق یہ کہنا چاہتی ہوں۔ کہ بجائے اس کے کہ بک ڈپو پر اس کا خرچ ڈالا جائے۔ یا کسی دوسرے سے قرض لے کر اس کو طبع کرایا جائے۔ کیوں نہ ہم خریداری کی درخواست کے ساتھ ہی قیمت پیشگی بھیجدیں تاکہ جلد سے جلد شائع ہو سکے اور روپیہ کی فراہمی اس کی اشاعت میں التوا کا باعث نہ ہو پس میں اپنی پیاری بہنوں اور مکرم بھائیوں کی خدمت میں التماس کرتی ہوں۔ کہ جب تک حضور ترجمہ کا مسودہ تیار فرمائیں۔ اس وقت تک ہم درخواستیں مع قیمت جمع کر دیں تا ادھر مسودہ تیار ہو ادھر فوراً طبع ہو جائے۔ ہماری بہن سیدہ امۃ الحی صاحبہ مرحومہ نے (اللہ تعالےٰ ان پر ہزار ہزار رحمتیں فرمائے) لجنہ کے ایک اجلاس میں فرمایا تھا ؎

وسعت تیرے کاموں کی اور زیست کی کوتاہی
یہ دیکھ کہیں روح کو تن سے نہ جدا کر دے

یہ شعر ہر وقت زیر نظر رکھنے کے قابل ہے۔ ہم کو جلد از جلد ترجمۃ القرآن کے طبع کا بندوبست کرنا چاہیئے۔ میں سر دست ہر پارے کے تین نسخے کی خریدار بنتی ہوں۔ اور الفضل سے عرض ہے۔ کہ قیمت کا تخمیناً درج فرمایئے تاکہ زر ارسال کر دوں۔

عاجزہ امۃ الحفیظ اہلیہ ڈاکٹر گوہر الدین اپر برما مانڈلے

(ایڈیٹر) عزیزہ موصوفہ نے ایک نہایت اہم اور ضروری امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور ہم احباب کی آگاہی کے لئے یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ عزیزہ جناب مفتی فضل الرحمٰن صاحب کی صاحبزادی اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی نواسی ہیں۔ اور یہ خاندانی اثر ہے۔ جس کے ماتحت ترجمۃ القرآن کے متعلق انہوں نے اس قدر شوق کا اظہار کیا۔ اور پیشگی قیمت بھیجنے کی تحریک کرتے ہوئے خود تین نسخوں کی قیمت ارسال کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔

صیغہ بک ڈپو کو چاہیئے۔ کہ اس تحریک کو پر زور طریق سے جاری کرے۔ اور جلد از جلد ترجمۃ القرآن کی اشاعت کا انتظام کرے۔

توفی کے معنے اہل زبان میں

اخبار المیزان (دمشق) مورخہ ۲۸ر جولائی میں "الشرق فی نظر الغرب" کے عنوان کے ماتحت مسٹر کازانوفا کے ایک اعتراض کا جواب شائع ہوا ہے۔ مسٹر کازانوفا کا اعتراض یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کا آخری عمر تک یہ خیال رہا ہے۔ کہ انتہاء عالم یعنی قیامت کبریٰ میری زندگی میں قائم ہوگی۔ اس کے جواب میں آیت اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک پیش کی گئی ہے۔ اور اس کے ماتحت حاشیہ میں لکھا ہے۔ کہ استاذ کازانوفا اس آیت سے مراد موت نہیں لیتا۔ بلکہ اس کے معنے وہ نضمنک الینا کہ ہم تجھ کو بغیر موت کے اپنے ساتھ ملا لیں گے کرتا ہے۔ اور اپنے معنوں کی تائید میں بطور سند لکھتا ہے۔ یہی کلمہ قرآن مجید بعینہٖ مسیح کے حق میں کہا گیا ہے۔ اور مسلمانوں کا اعتقاد ہے۔ کہ وہ صلیب پر نہیں مرے۔ بلکہ آسمان پر اٹھائے گئے۔ اس لئے آیت نتوفینک سے بھی وفات مراد نہیں ہو سکتی۔ اس کے جواب میں لکھا گیا ہے۔

"ولکننا نلفت نظرہ الی ان لفظۃ "توفی" تعنی سواء فی العربیۃ الفصحاء ام فی اللھجات العامیۃ "انتزاع حیاتہ" وتکاد لا تستعمل الا فی الاخبار عن موت شخص عزیز تحاشیا من استعمال اللفظ الخشنۃ "مات"!

(اخبار المیزان ۲۸ جولائی ۱۹۲۴ء مطبوعہ دمشق صفحہ ۶ کالم ۳)

کاٹھی پور کی اراضی کے تنازعات کے متعلق ایک ضروری اعلان

مجھے ناظر اعلیٰ صاحب نے آراضی کاٹھی پور کے تنازعات کے متعلق بعض امور کی تحقیق کے لئے بطور کمیشن مقرر فرمایا تھا۔ میں نے ۵ جولائی ۱۹۲۵ء کو چوہدری کرم دین صاحب کو بلایا تھا۔ چنانچہ وہ تاریخ مقررہ پر آئے اور ان کی درخواست پر یہ تجویز ہوا۔ کہ پہلے چوہدری کرم دین صاحب اور ان کے شرکاء کے درمیان فیصلہ کیا جاوے۔ کہ شرکاء میں سے کون کون سا شریک کس کس قدر رقم کا ذمہ وار ہے۔ تب روپیہ کا مطالبہ کرنے والوں کے مطالبات کی تعیین ہو سکتی ہے اور تبھی یہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ کہ فلاں فلاں شریک کس کس قدر روپیہ ادا کرے۔ اس لئے مطالبہ کرنیوالے تحمل سے کام لیں۔ پہلے شرکاء کا فیصلہ ضروری ہے جس کے لئے پندرہ ستمبر کی تاریخ مقرر کی جاتی ہے۔ اور میں علیحدہ علیحدہ رجسٹرڈ خطوں کے علاوہ اس اعلان کے ذریعہ بھی اعلان کرتا ہوں۔ کہ مندرجہ ذیل اصحاب پندرہ ستمبر ۱۹۲۵ء کو دن کے دس بجے محکمہ قضاء قادیان میں آجاویں:

(۱) چوہدری کرم دین صاحب (۲) بابو محمد شفیع صاحب احمدی لدھیانہ (۳) ماسٹر برکت علی صاحب لائق۔ لدھیانہ (۴) سید احمد صاحب وکیل رامپور (۵) چوہدری غلام محمد صاحب سکنہ بھرتھ ضلع سیالکوٹ۔

سید محمد اسحاق

تمسکات پنجاب ۱۹۳۷ء

حکومت پنجاب قرضہ کا اعلان کیوں کرتی ہے؟

اس لئے کہ اسی صوبہ سے قرضہ لیا جائے۔ اور اسی صوبہ کی ترقی اور اصلاح میں صرف کیا جائے۔

کتنا قرضہ اور کس لئے؟

ایک کروڑ روپیہ جو وادی ستلج اور دیگر مقامات کی ایسی نہروں پر صرف کیا جائے گا جو فائدہ بخش ہونگی۔

قرضہ کیلئے ضمانت کیا ہوگی؟

حکومت پنجاب کا کل مالیہ

شرح سود کیا ہے؟

۵ ¼ فی صدی

مجھے روپیہ کب واپس ملے گا؟

بارہ سال کے عرصہ میں۔ لیکن اگر آپ وادئے ستلج کی نہر پر آراضی خریدیں گے۔ تو اس کی قیمت کی پوری ادائیگی یا اس کے جزو کی ادائیگی میں آپ کے تمسکات پوری قیمت پر منظور کر لئے جائینگے۔

مجھے قرضہ کیلئے درخواست کہاں کرنی چاہیئے؟

بڑے سرکاری خزانہ یا اس کے ماتحتی خزانہ یا امپیریل بنک پنجاب کی کسی شاخ کے پاس جائیے۔

مجھے قرضہ کیلئے درخواست کس طرح کرنی چاہیئے؟

وہاں سے جو فارم ملے گا۔ وہ آپ پُر کر کے روپیہ ادا کر دیں۔

مجھے سود کب سے ملیگا؟

جس تاریخ کو آپ روپیہ ادا کریں گے اسی تاریخ سے

مجھے سود کس طریقہ سے وصول ہوگا؟

۱۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء تک کا سود آپ کو اسی وقت نقد ادا کر دیا جائے گا۔ جس وقت آپ روپیہ داخل کریں گے۔ اور اس کے بعد ششماہی پنجاب کے ہر ایسے خزانہ سرکاری یا ماتحتی خزانہ سرکار سے ادا ہوا کرے گا۔ جس کے متعلق آپ لکھیں گے۔ کہ اس کے ذریعہ ہوا کرے۔

میں یہ قرضہ کب دے سکتا ہوں؟

۱۲ ستمبر ۱۹۲۵ء سے ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء تک جونہی ایک کروڑ روپیہ فراہم ہو جائے گا قرضہ لینا بند کر دیا جائے گا۔

مجھے کیوں قرض دینا چاہیئے؟

(الف) کیونکہ ضمانت بھی اچھی ہے۔ اور سود بھی اچھا ملتا ہے (ب) کیونکہ روپے کے ... زمین بھی ملتی ہے۔ بشرطیکہ نیلام کی بولی تمہارے نام پر ختم ہو۔ (ج) کیونکہ اگر آپ اپنے صوبہ کی امداد کرینگے۔ تو ایک اچھے شہری ... اپنے فرض کو ادا کرینگے۔

المشتہر:- مائیکل ارونگ سکرٹری گورنمنٹ پنجاب محکمہ مالیات

ہندوستان کی خبریں

—— اخبار مارننگ پوسٹ رقمطراز ہے۔ کہ ہز اکسیلنسی لارڈ ریڈنگ کی جگہ لارڈ رانلڈشے (سابق گورنر بنگال) مقرر کئے جائیں گے۔ لیکن لنڈن کے انڈیا آفس میں اس خبر کے متعلق کوئی اطلاع نہیں ہے :-

—— امریکہ سے بذریعہ تار ڈاکٹر جے۔ سی۔ آر۔ ایونگ سابق پرنسپل فورمین کرسچن کالج لاہور و وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کے انتقال کی خبر موصول ہوئی ہے۔

—— شہر گون (اندور) کے تقریباً ایک ہزار مسلمانوں کا ایک وفد مہاراجہ اندور کی خدمت میں یہ شکائت پیش کرنے کی غرض سے حاضر ہوا۔ کہ بمبئی آریہ سماج کمیٹی ڈیڑھ ہزار ہندوؤں کو لے کر مسجد میں داخل ہوئی اور منبر کو توڑ ڈالا :-

—— سندھ (حیدرآباد) مسلم ایجوکیشنل کانفرنس نے دسمبر گذشتہ میں ایک ریزولیوشن پاس کیا تھا جس میں گورنمنٹ سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ تمام ورنیکلر سکولوں میں ۷۵ فیصدی ٹیچرشپ اور ہیڈ ماسٹر شپ مسلمانوں کے لئے مخصوص کی جائیں گورنمنٹ نے ایجوکیشنل کانفرنس کو جواب دیا ہے۔ جس میں ۴۷ فیصدی ٹیچرشپ مسلمانوں کے لئے مخصوص کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن ہیڈ ماسٹر شپ کے متعلق گورنمنٹ یہ کہتی ہے کہ مسلمانوں کا مطالبہ تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ ان عہدوں کو پُر کرنے کے لئے اس قدر مسلمانوں کا دستیاب ہونا مشکل ہے :-

—— گونڈہ میں ایک ہندو رئیس نے اپنا اصطبل بنوانے کے لئے ایک قبرستان جس میں چند پرانی پختہ قبریں بھی تھیں کھدوانا شروع کر دیا۔ مسلمانوں نے ڈپٹی کمشنر سے درخواست کی جس پر ڈپٹی کمشنر صاحب نے قبرستان کا کھودا جانا موقوف کرا دیا لیکن قبریں اب تک درست نہیں کی گئیں :-

—— بمبئی ۲۷ر اگست۔ سنٹرل بنک آف انڈیا پر دو روز تک بھاری مصیبت رہی۔ بنک کے ایک ڈائرکٹر کی مالی حالت کے نازک ہونے کے متعلق افواہ اڑ گئی۔ اور افواہ کے اڑتے ہی روپیہ کی مانگ اس کثرت سے ہوئی۔ کہ دو دنوں میں بنک کو اپنے امانتداروں کو ڈیڑھ کروڑ روپیہ ادا کرنا پڑا۔ مگر بعد میں جب یہ یقین ہو گیا۔ کہ یہ مغالطہ محض اس ڈائرکٹر کے ایک ایسے شخص کے ہمنام ہونے سے لگا۔ جو بعض مشکلات میں گھر گیا تھا۔ تو لوگوں نے پھر اپنا روپیہ بنک میں جمع کرا دیا :-

—— صوبہ مدراس کے بعض مقامات میں ڈاک خانہ اور تار گھر اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کے محلوں میں ہیں جہاں وہ اچھوتوں کو نہیں جانے دیتے۔ گورنمنٹ نے ۱۲ ڈاک خانے اور تار گھر وہاں سے منتقل کر کے اچھوتوں کے محلوں میں قائم کر دیئے ہیں۔

—— پنجاب پراونشل پولیٹیکل کانفرنس کا اجلاس گوجرانوالہ میں مورخہ ۱۷، ۱۸، ۱۹ر اکتوبر ۱۹۲۵ء کو منعقد ہونا قرار پایا ہے :-

—— راولپنڈی کی جامع مسجد میں جہاں کہ حزب الاحناف والے اپنا جلسہ کر رہے تھے۔ اور جس میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور ان کے ہمراہیوں کی آمد اور مداخلت کی وجہ سے راولپنڈی کے مسلمانوں میں سر پھٹول ہونے کا اندیشہ تھا پولیس کو قیام امن کے لئے مجبوراً مداخلت کرنی پڑی۔ اور بخاری صاحب کو نکال دیا گیا :-

—— سر فضل حسین صاحب کی جگہ وزارت تعلیم کے لئے میاں شاہ نواز خاں بہادر و عبد القادر۔ ملک فیروز خاں، مسٹر مقبول محمود اور چوہدری شہاب الدین امیدوار ہیں :-

—— آئندہ ماہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں علی گڑھ کالج کے ذمہ دار کارکن کالج کی پنجاہ سالہ زندگی پر جشن منانے کا اعلیٰ انتظام کر رہے ہیں :-

—— مسلمانان بمبئی نے ۲۸ر اگست ابن سعود کی نجدی فوج کے مدینہ منورہ پر حملہ کرنے اور روضۃ الرسول و مزار حضرت حمزہ کی بے حرمتی کرنے پر شدید اظہار ناراضگی کے طور پر مکمل ہڑتال کی۔ ایک جلسہ عام میں جس میں پچاس ہزار سے زیادہ مسلمان شریک ہوئے سعودیوں کے خلاف اظہار غصہ کرتے ہوئے مولانا شوکت علی اور دیگر خلافتی لیڈروں کو لعنت و ملامت کا نشانہ بنایا گیا :-

—— ایک سو سے زائد موپلہ عورتیں اپنے جلا وطن خاوندوں کے پاس انڈیمان لے جائی جا رہی تھیں کہ ٹروونکور سے آگے جانے سے انہوں نے انکار کر دیا۔ اس لئے انہیں موپلہ علاقہ میں واپس پہنچا دیا گیا۔ موپلوں میں یہ افواہ اڑ رہی ہے۔ کہ عورتوں کو فروخت کرنے کے لئے لے جایا جا رہا ہے :-

—— مولانا شوکت علی نے یروشلم کی مجلس اسلامیہ کے صدر کا حسب ذیل تار شائع کیا ہے :-

وہابیوں نے مدینہ پر حملہ کیا۔ اور دوسرے قبوں کے علاوہ سیدنا حمزہ کا قبہ بھی گرا دیا۔ جو مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ اہل مدینہ بھوکوں مر رہے ہیں۔ سلطان ابن سعود کو مشورہ دیجئے۔ کہ وہ حالات کو نرم کریں :-

—— بریلی میں مجالس خلافت اور رضائیوں کا ایک مشترکہ جلسہ منعقد ہوا جس میں یہ تجویز منظور کی گئی۔ کہ یہ مشترکہ جلسہ مدینہ پر بمباری کی دلخراش اطلاع پر بے حد اضطراب و تشویش کا اظہار کرتا ہے :-

ممالک غیر کی خبریں

—— طہران ۲۷ر اگست۔ آج صبح مجلس ملیہ کا اجلاس اس خبر پر رنج و افسوس کرنے کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ کہ مدینہ منورہ پر گولہ باری کی گئی۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مزار منہدم کر دیا گیا۔ مجلس کے ایک رکن کی درخواست پر وزیر اعظم نے کہا۔ وہابیوں کی اس خلاف مذہب کارروائی کے خلاف احتجاج کرنے کے مسئلے پر حکومت کے ساتھ اشتراک عمل کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جائے :-

—— یروشلم۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ دمشق کے شمال کی طرف ایک سخت جنگ کے بعد دروزیوں نے فرانس سے خوبیت الغزالی چھین لیا :-

—— ٹوکیو ۲۷ر اگست۔ ٹوکیو میں مسلسل سات گھنٹے زور کی بارش ہونے کی وجہ سے ہزارہا گھروں میں پانی بھر گیا اور عظیم سیلاب امنڈ آیا۔ اندازاً ۲۵۰۰۰ مکانات زد آ گئے ہیں۔ دیگر مقامات پر بھی اسی طرح سیلاب آیا۔ اور کچھ جانیں بھی ضائع ہوئی ہیں :-

—— ٹائمز کا نامہ نگار مقیم قاہرہ رقمطراز ہے۔ کہ شام کے مختلف حصص میں سخت بد امنی پھیلی ہوئی ہے۔ اور عام طور پر محسوس کیا جاتا ہے۔ کہ اگر باغیوں کو مزید فتوحات حاصل ہوئیں تو ان غیر مطمئن لوگوں میں فی الفور بغاوت شروع ہو جائے گی۔ جو بے انتہا سرگرمی سے کام کر رہے ہیں :-

—— لنڈن کے اخبار ٹائمز نے سینٹ پال (لنڈن) کے گرجا کے لئے جو سرمایہ قائم کیا ہے۔ اس میں ۱½ لاکھ پونڈ سے زیادہ جمع ہو چکے ہیں :-

—— انگلستان میں ان دنوں بیکاروں کی مجموعی تعداد ۱۲ لاکھ ۹۸ ہزار ہے۔ جس میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے :-

—— برلن میں ایک زبردست طیارہ بنانے کے لئے چندہ جمع کیا جا رہا ہے۔ جو قطب شمالی کا سفر کرے گا :-

—— مصر میں بھی اخبارات کے لئے نیا قانون تیار کیا گیا ہے۔ جس میں اخباروں کے ایڈیٹروں کی ذمہ داریاں اور بڑھا دی گئی ہیں۔ ممبر مصر کے تمام اخبار نویسوں نے صدائے احتجاج بلند کی اور قانون کی تمام نقلوں پر بحث کر کے بادشاہ کی خدمت میں محضر بھیجا گیا ہے۔ اس محضر میں قانون کو غیر آئینی اور غیر دستوری بتایا گیا ہے اور اسے منافی حریت قرار دیا گیا ہے :-

—— جریدہ وفاق جو جاوہ سے شائع ہوتا ہے اطلاع دیتا ہے کہ جاوا کے حاکم نے قرآن جاری کیا ہے کہ مساجد پر احتجاج کے لئے پہلے مجھ سے اجازت طلب کی جائے۔ اخبار مذکور نے عالم اسلام سے احتجاج کی درخواست کی ہے :-